بس ہمارا سہارا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

تاریخ اسلام
(حصہ دوم)

دُنیا میں اِسلام کیسے پھیلا؟

پہلے پہلے اسلام لانے والے

مرتب

حافظ عبدالوحید الحنفی

سلسلہ اشاعت نمبر 27

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

چکوال 0334-8706701 0543-421803

اصلی کلمہ اسلام لآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ

یا اللہ مدد

حق چار یار

تاریخ اسلام

دُنیا میں اِسلام کیسے پھیلا؟

پہلے پہلے اسلام لانے والے

(حصہ دوم)

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی

چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 27

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

النور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

www.khudamahlesunat.com

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ
پہلے پہلے اسلام لانے والے چالیس مسلمان	3
پہلا مسلمان آزاد مرد	7
حضرت محمد ﷺ، ابوبکرؓ و بلالؓ ...... اظہارِ اسلام سے پہلے کے واقعات	8
سفر شام اور بحیرا راہب کی ملاقات	8
حضرت محمد ﷺ کی شام سے واپسی ...... ابوبکرؓ اور بلالؓ بھی ساتھ تھے	10
حضرت ابوبکرؓ صدیق کے اسلام لانے سے پہلے کے واقعات	10
یمن کے راہب سے مکالمہ اور صدیق اکبرؓ کا پہلے ایمان لانا	13
اسلام لانے سے قبل کا ایک اور واقعہ	16
اسلام لانے سے قبل کا ایک اور واقعہ	18
پہلے پہلے اظہارِ اسلام کرنے والے آٹھ مسلمان	20
حضرت خبابؓ بن الارت	21
حضرت سعد بن ابی وقاصؓ	22
حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف	22
حضرت عثمانؓ بن عفان	22
حضرت عثمانؓ بن مظعون	22
حضرت صہیبؓ بن سنان رومی	23
حضرت سعیدؓ بن زید	23
حضرت نعیمؓ بن عبداللہ النحام	23
حضرت اسماءؓ بنت ابی بکرؓ صدیق	23
حضور ﷺ کی بیٹیوں کا ایمان لانا	24
حضرت عمرؓ بن الخطاب	24
جب روئے زمین پر مسلمانوں کی تعداد ۳۸ ہوگئی	24
حضرت حمزہؓ کے اسلام لانے سے مسلمانوں کی تعداد ۳۹ ہوگئی	28
حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے مسلمانوں کی تعداد ۴۰ ہوگئی	29
حضرت عمرؓ کی اسلام لانے کے بعد طوافِ کعبہ کے لئے روانگی	29
رسولِ اللہ ﷺ کے ہمراہ حضرت عمرؓ اور مسلمانوں کا طوافِ کعبہ	31

☆☆☆☆

خادم اہل السنۃ حافظ عبدالوحید الحنفی

ترتیب: حافظ عبدالوحید الحنفی (ساکن اوڈھروال تحصیل وضلع چکوال) 0313-5128490
یکم جمادی الاولیٰ 1432ھ مطابق 04 اپریل 2011ء ...... قیمت 20 روپے
ٹائٹل وکمپوزنگ: ظفر ملک ...... **النور** مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ، پنوال روڈ چکوال
ڈیزائننگ ✿ کمپوزنگ ✿ سکیننگ ✿ پرنٹنگ ✿ بک بائنڈنگ
zedemm@yahoo.com 0334-8706701 / 0543-421803

تاریخِ اِسلام (حصہ دوم)......دُنیا میں اِسلام کیسے پھیلا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم۔

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَخُلَفَائِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَار

پہلے پہلے اسلام لانے والے چالیس مسلمان

نمبر	پہلے پہلے اسلام لانے والے مرد	نمبر	پہلے پہلے اسلام لانے والی عورتیں
۱	حضرت ابوبکرؓ عبداللہ الصدیق بن ابی قحافہؓ	۱	اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہؓ الکبریٰ
۲	حضرت علیؓ المرتضیٰ بن ابی طالب	۲	حضرت زینبؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۳	حضرت زیدؓ بن حارثہ	۳	حضرت رقیہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۴	حضرت عثمانؓ ابن عفان ذوالنورین	۴	حضرت اُمّ کلثومؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۵	حضرت زبیرؓ بن العوام	۵	حضرت فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱

۱......شیعہ کلینی نے بسند صحیح حضرت امام محمد باقرؒ سے روایت کی ہے کہ جناب حضرت فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بعثت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ سال بعد واقع ہوئی۔ (جلاء العیون ج۱) اس طرح حضرت علیؓ سے نکاح کے وقت عمر مبارک ۹ سال بنتی ...... (بقیہ برصفحہ 4)

خادم اہلسنت حافظ عبدالمجید الحنفی

۶	حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف	۶	حضرت اسماءؓ بنت ابی بکرؓ صدیق ۲؎
۷	حضرت سعدؓ بن ابی وقاص	۷	حضرت فاطمہؓ بنت خطاب ۳؎
۸	حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ	۸	حضرت اسماءؓ بنت عمیس ۴؎
۹	حضرت عبداللہؓ بن مسعود	۹	حضرت فاطمہؓ بنت مجلل
۱۰	حضرت سعیدؓ بن زید	۱۰	حضرت فکیہہؓ بنت یسار
۱۱	حضرت نعیمؓ بن عبداللہ	۱۱	حضرت رملہؓ بنت ابی عوف
۱۲	حضرت ارقمؓ بن ابی ارقم	۱۲	حضرت اُمینہ بنت خلف ۵؎
۱۳	حضرت بلالؓ بن رباح حبشی	۱۳	حضرت سہلہؓ بنت سہیل ۶؎
۱۴	حضرت عثمانؓ بن مظعون	۱۴	حضرت اُمّ سلمہؓ بنت ابی امیہ ۷؎
۱۵	حضرت عبداللہؓ بن مظعون	۱۵	حضرت لیلیٰؓ بنت ابی حشمہ ۸؎
۱۶	حضرت عبیداللہؓ بن الحارث	۱۶	حضرت اُمّ کلثومؓ بنت سہیل بن عمر ۹؎
۱۷	حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح	۱۷	حضرت فاطمہؓ بنت صفوان ۱۰؎
۱۸	حضرت خبابؓ بن الارت	۱۸	حضرت اُمّ حبیبہؓ بنت ابی سفیان ۱۱؎

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

(بقیہ از صفحہ 3) ...... ہے۔ (۲) ابن عبدالبرؒ فرماتے ہیں کہ بعثت کے پہلے سال میں پیدا ہوئیں۔ (۳) ابن جوزی کہتے ہیں کہ بعثت سے پانچ سال پیشتر پیدا ہوئیں (زرقانی ج ۳ ص ۲۰۲)۔ بعض کے نزدیک نکاح کے وقت عمر ۱۵ سال اور ۵ ماہ تھی (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہؓ ج ۳ حصہ ۱۱ ص ۹۰۲)، ۲؎ ...... زوجہ حضرت زبیرؓ بن العوام، ۳؎ ...... ہمشیرہ حضرت عمرؓ فاروق، ۴؎ ...... زوجہ حضرت جعفرؓ بن ابی طالب، ۵؎ ...... زوجہ سعیدؓ بن العاص، ۶؎ ...... زوجہ حضرت ابو حذیفہؓ، ۷؎ ...... زوجہ حضرت ابوسلمہؓ، ۸؎ ...... زوجہ حضرت عامرؓ بن ربیعہ، ۹؎ ...... زوجہ حضرت ابوسبرہؓ، ۱۰؎ ...... زوجہ حضرت عمروؓ بن سعید، ۱۱؎ ...... زوجہ حضرت عبیداللہؓ بن جحش

۱۹	حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص	۱۹	حضرت برکتہؓ بنت یسار ۱۲
۲۰	حضرت مسعودؓ بن القاری	۲۰	حضرت اُمّ حرملہؓ بنت عبدالاسود ۱۳
۲۱	حضرت سلیطؓ بن عمرو	۲۱	حضرت سودہؓ بنت زمعہ ۱۴
۲۲	حضرت عیاشؓ بن ابی ربیعہ	۲۲	حضرت عمرہؓ بنت سعدی ۱۵
۲۳	حضرت خنیسؓ بن حذافہ	۲۳	حضرت اسماءؓ بنت سلامہ ۱۶
۲۴	حضرت عامرؓ بن ربیعہ	۲۴	حضرت برّہؓ اُمّ الخیر سلمٰی ۱۷
۲۵	حضرت عبداللہؓ بن جحش	۲۵	حضرت اُمّ رومان بنت عامر ۱۸
۲۶	حضرت ابو احمدؓ بن جحش	۲۶	اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ بنت ابوبکرؓ
۲۷	حضرت قدامہؓ بن مظعون	۲۷	حضرت اروٰی بنت کریز ۱۹
۲۸	حضرت سائبؓ بن عثمان بن مظعون	۲۸	حضرت سمیہؓ بنت خباط ۲۰
۲۹	حضرت خطابؓ بن الحارث	۲۹	اُمّ المؤمنین حضرت حفصہؓ بنت خطاب
۳۰	حضرت معمرؓ بن الحارث	۳۰	حضرت اُمّ سعدؓ بن ابی وقاص
۳۱	حضرت عمارؓ بن یاسر	۳۱	حضرت حمنہؓ بنت جحش ۲۱
۳۲	حضرت جعفرؓ بن ابی طالب	۳۲	حضرت حولاءؓ بنت حکیم بن امیہ ۲۲
۳۳	حضرت عامرؓ بن فہیرہ ۲۳	۳۳	حضرت صبعہؓ اُمّ طلحہؓ بن عبیداللہ

حافظ عبدالوحید حنفی خادم اہلسنت

۱۲...... زوجہ حضرت قیسؓ بن عبداللہ، ۱۳...... زوجہ جہم بن قیس، ۱۴...... زوجہ سکران بن عمرو، ۱۵...... زوجہ مالک بن ربیعہ، ۱۶...... زوجہ حضرت عیاشؓ، ۱۷...... والدہ حضرت ابوبکرؓ صدیق، ۱۸...... زوجہ حضرت ابوبکرؓ صدیق، ۱۹...... والدہ حضرت عثمانؓ بن عفان، ۲۰...... والدہ حضرت عمار بن یاسرؓ، ۲۱...... زوجہ حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ، ۲۲...... زوجہ حضرت عثمانؓ بن مظعون، ۲۳...... حضرت ابوبکرؓ کے آزاد کردہ غلام

۳۴	حضرت خالدؓ بن سعید	۳۴	حضرت فاطمہ بنت اسد[24]
۳۵	حضرت حاطبؓ بن عمرو	۳۵	حضرت خولہؓ بنت قیس[25]
۳۶	حضرت ابو حذیفہؓ بن عتبہ	۳۶	حضرت اُمّ عبیدہؓ بن الجراح
۳۷	حضرت واقدؓ بن عبداللہ	۳۷	حضرت اُمّ عبداللہؓ بن مسعود
۳۸	حضرت صہیبؓ بن سنان	۳۸	حضرت صفیہؓ بنت عبدالمطلب[26]
۳۹	حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب	۳۹	حضرت عاتکہؓ بنت زید[27]
۴۰	حضرت عمرؓ بن الخطاب	۴۰	اُمّ المومنین حضرت زینبؓ بنت جحش

(بحوالہ سیرت مصطفیٰ ﷺ ج ۱ ص ۲۴۳ تا ۲۴۷ بحوالہ سیرت ابن ہشام ج ۱ ص ۱۱۴،
......عیون الاثر ج ۱ ص ۱۱۶، ......اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہؓ از علامہ ابن اثیرؒ)

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی والدہ حضرت سلمیٰؓ نے اسلام قبول کیا تو حضرت اُمّ عثمانؓ، حضرت اُمّ طلحہؓ، حضرت اُمّ عمارؓ بن یاسر، حضرت اُمّ عبدالرحمٰنؓ بن عوف، حضرت اُمّ زبیرؓ بن العوام، حضرت اُمّ سعدؓ بن ابی وقاص بھی دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں۔ اور ایک روایت ہے کہ حضرت اُمّ الخیر والدہ حضرت ابوبکرؓ صدیق قدیم الاسلام ہیں اور انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا۔

(اسد الغابہ فی تمیز الصحابہؓ ج ۳ حصہ ۱۱ ص ۹۷۵)

---

[24] ...... والدہ حضرت علیؓ المرتضیٰ، [25] ...... زوجہ حضرت حمزہؓ، [26] ...... والدہ حضرت زبیرؓ
[27] ...... زوجہ حضرت عبداللہؓ بن ابوبکرؓ

پہلا مسلمان آزاد مرد

(ا) علامہ ابن جریر طبری لکھتے ہیں: شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا: سب سے پہلا مسلمان کون ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا: کیا تم حسانؓ بن ثابت کے اس قول سے واقف نہیں؟

اذا تذكرت شجواً من اخی ثقةٍ
فاذكر اخاك ابابكر بما فعلا

ترجمہ: جب تم کسی قابل اعتماد شخص کا تپاک سے ذکر کرو تو ضرور ابوبکرؓ کے کارناموں کی وجہ سے اسے یاد کرنا۔

خير البريّة اتقاها و اعدها
بعد النبی و اوفاها بما حملا

ترجمہ: نبی کے بعد وہ تمام خلقت میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا عادل اور اپنے فرائض کو کما حقہٗ انجام دینے والا تھا۔

اَلثَّانِیُ التالی المحمود مشهده
و اوَّل النَّاس مِنهُم صدق الرّسلا

ترجمہ: وہ دوسرا پیرو تھا جس کی حاضری ہمیشہ قابل حمد ہوئی اور وہ پہلا انسان تھا، جس نے رسول ﷺ کی تصدیق کی۔ (طبری ج۲ حصہ اول ص ٦٨)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۳) علامہ ابن جریر طبری لکھتے ہیں: حضرت ابراہیم نخعی کی روایت ہے کہ سب سے پہلے ابوبکرؓ اسلام لائے۔

دوسرے سلسلہ سے اسی راوی ابراہیم النخعی سے مروی ہے کہ سب سے پہلے ابوبکرؓ اسلام لائے۔ (تاریخ طبری ج۲ حصہ اول ص ۶۸)

حضرت محمد ﷺ، ابوبکرؓ و بلالؓ......اظہارِ اسلام سے پہلے کے واقعات

سفر شام اور بحیرا راہب کی ملاقات

(۱) ہشام بن محمد کہتے ہیں کہ جب ابوطالب رسول اللہ ﷺ کو لے کر بصریٰ علاقہ شام آئے تھے، اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک نو (۹) سال تھی۔

بحیرا راہب کی ملاقات

یہ قافلہ شام کے علاقے بصریٰ کے مقام پر فروکش ہوا۔ یہاں بحیرا نامی ایک راہب اپنی خانقاہ میں رہا کرتا تھا۔ یہ نصرانیوں کا بڑا عالم شخص تھا۔ ہمیشہ سے اس خانقاہ میں جو راہب ہوتا تھا، اسے وراثتاً علم کتابی ملتا رہتا۔ جب قریش کا قافلہ اس سال اس کے ہاں فروکش ہوا، بحیرا نے ان کے لئے بہت سا کھانا پکوایا۔ اور یہ اس لئے کہ اس نے اپنے صومعہ میں سے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اور تمام لوگوں کو چھوڑ کر صرف آپ پر ایک بدلی سایہ فگن چلی آتی ہے۔ جب یہ قافلہ اس کے قریب آ کر درخت کے سایہ میں اُترا۔ اس نے درخت کی شاخوں کو رسول اللہ ﷺ پر سایہ ڈالنے کے لئے جھکا دیا اور اب وہ پورے سایہ

کے نیچے فروکش ہیں۔ یہ دیکھ کر بحیرا اپنی خانقاہ سے اُترا اور ان سب کو اس نے اپنے پاس بلا بھیجا۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر نظر پڑتے ہی اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو غور سے دیکھنا شروع کیا اور ان نشانیوں کی مطابقت کرنے کے لئے جو اسے پہلے سے معلوم تھیں، وہ آپ کے جسم کی بعض چیزوں کو بغور دیکھنے لگا۔

جب قافلہ کھانے سے فارغ ہو کر چلا گیا، اس نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ان کی حالت بیداری اور خواب کی کیفیت معلوم کی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بتانا شروع کیا۔ یہ باتیں اُن صفات کے عین مطابق تھیں جو اسے پہلے سے معلوم تھیں۔ اس کے بعد اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیٹھ مبارک دیکھی تو دونوں شانوں کے بیچ میں اُسے مہر نبوت نظر آئی۔ اس نے ابوطالب سے کہا: یہ ایک عظیم الشان انسان ہونے والا ہے۔ تم فوراً اُسے گھر لے جاؤ۔ یہ سُن کر ابوطالب آپ کے چچا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو لے کر فوراً روانہ ہو گئے اور ان کو مکہ لے آئے۔

(طبری ج ۲ حصہ اول ص ۴۷)

(۲) بحیرا راہب نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہنے لگا: یہ تمام عالم کا سردار ہے۔ یہ ربّ العالمین کا رسول ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ رحمت للعالمین کر کے مبعوث فرمانے والا ہے۔ قریش کے شیوخ نے اس سے پوچھا: تم کو یہ بات کیسے معلوم ہوئی ہے؟ اس نے کہا: جب تم گھاٹی سے برآمد ہوئے تو کوئی درخت یا پتھر ایسا نہ تھا جو (تعظیم کے لئے) جھک نہ پڑا ہو اور جمادات و نباتات صرف نبی کے سامنے (تعظیمی) جھک پڑتے ہیں۔ دوسرا میں اس مہر

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

نبوت سے بھی جو سیب کے برابر ان کے شانے کے جوڑ کے نیچے واقع ہے، اس بات کو جانتا ہوں۔ (طبری ج۲ حصہ اول ص ۴۸)

حضرت محمد ﷺ کی شام سے واپسی......ابوبکرؓ اور بلالؓ بھی ساتھ تھے

راہب قریش کے پاس آیا اور اس نے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھا کہ اس لڑکے (محمد ﷺ) کا ولی کون ہے؟ انہوں نے کہا: ابوطالب۔ اب وہ ابوطالب کو اللہ کا واسطہ دے کر اصرار کرتا رہا کہ تم اس بچے کو واپس لے جاؤ اور جب تک واپس نہ بھجوا دیا، اس نے ابوطالب کا پیچھا نہیں چھوڑا۔ واپسی کے لئے ابوبکرؓ نے آپ ﷺ کے ساتھ بلالؓ کو آپ کی خدمت کے لئے روانہ کر دیا۔ اور اس بحیرا راہب نے زادِ راہ کے لئے بسکٹ اور زیتون آپ کو دیا۔[1]

(طبری ج۲ حصہ اول ص ۴۸)

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

حضرت ابوبکرؓ صدیق کے اسلام لانے سے پہلے کے واقعات

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ صدیق بیان فرماتے تھے کہ میں نبی ﷺ کے مبعوث ہونے سے پہلے (ایک مرتبہ) یمن گیا

---

[1]......طبری کی اس روایت سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس قافلہ میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ بچوں میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت بلالؓ بھی جا رہے تھے۔ گویا حضرت ابوبکرؓ اور حضرت بلالؓ حضور ﷺ کے بچپن کے دوست تھے۔ اور واپسی میں ابوبکرؓ نے بلالؓ کو بھی ساتھ خدمت کے لئے بھیج دیا۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ قافلے میں بعض اور بچے بھی جا رہے تھے۔ واللہ اعلم

اور قبیلہ ازد کے ایک شیخ کے ہاں مہمان ہوا۔ یہ شیخ عالم تھا، کتب سماویہ پڑھا ہوا تھا اور اس کے علاوہ دوسرے علوم بھی جانتا تھا۔ اس نے مجھے دیکھا تو کہا: میرا خیال ہے کہ تم حرم کے رہنے والے ہو؟ میں نے کہا: ہاں! میں حرم کا رہنے والا ہوں۔ پھر اُس نے کہا: میں تم کو قریشی سمجھتا ہوں؟ میں نے کہا: ہاں! میں قریشی ہوں۔ پھر اس نے کہا: میں تم کو تیمی سمجھتا ہوں؟ میں نے کہا: ہاں! میں تیم بن مرہ کی اولاد سے ہوں۔ میں عبداللہ بن عثمان ہوں، کعب بن سعد بن تیم بن مرہ کی اولاد سے۔

اُس نے کہا: اب صرف ایک بات باقی رہ گئی ہے۔ میں نے کہا: وہ کیا؟ کہا کہ تم اپنا پیٹ کھول دو۔ میں نے کہا: میں ایسا نہ کروں گا۔ تم مجھے بتاؤ کہ ایسا کیوں چاہتے ہو؟ اُس نے کہا کہ علم صحیح صادق میں مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ایک نبی حرم میں مبعوث ہوں گے۔ اُن کے کام میں ایک جوان اور ایک ادھیڑ عمر مدد کریں گے۔ جوان کا تو حلیہ یہ ہوگا اور ادھیڑ کا حلیہ یہ ہے۔ سفید رنگ، جسم لاغر، شکم میں ایک تل، بائیں ران پر ایک نشانی۔ تمہارا دکھانے میں کیا حرج ہے اگر تم اپنا پیٹ دکھا دو؟ کیوں کہ اور سب باتیں تو تم میں موجود ہیں، صرف یہی ایک بات باقی ہے۔ پس میں نے اپنا پیٹ کھول دیا۔ اُس نے دیکھا تو ناف کے اوپر ایک سیاہ تل تھا۔ کہنے لگا کہ قسم ہے ربّ کعبہ کی! وہ تم ہی ہو۔ میں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں، اس کو یاد رکھنا۔ میں نے کہا: وہ کیا؟

اُس نے کہا: خبردار! ہدایت سے انحراف نہ کرنا اور راہِ راست کے تمسک کو نہ چھوڑنا اور اللہ جو تمہیں مال و دولت دے، اس میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔

حضرت ابوبکرؓ صدیق کہتے ہیں کہ یمن سے میں نے اپنا کام پورا کیا۔ اس کے بعد میں اس شیخ کے پاس رخصت ہونے کو گیا۔ اس نے کہا: کیا تم میرے چند اشعار جو میں نے اس نبی ﷺ کی شان میں کہے ہیں، یاد کرو گے؟ میں نے کہا: ہاں! پس اُس نے چند اشعار مجھے سُنائے۔

حضرت ابوبکرؓ صدیق کہتے تھے: پھر میں مکہ میں آیا تو نبی ﷺ مبعوث ہو چکے تھے۔ پس عقبہ بن ابی معیط، شیبہ، ربیعہ، ابوجہل، ابو البختری نیز دیگر سردارانِ قریش میرے پاس آ گئے۔ میں نے کہا: کیا کوئی مصیبت تم پر آ گئی ہے یا کوئی واقعہ ہو گیا ہے؟ ان لوگوں نے کہا کہ اے ابوبکرؓ! بہت بڑا واقعہ ہو گیا ہے۔ ابو طالب کا یتیم یہ کہتا ہے کہ میں اللہ کا بھیجا ہوا نبی ہوں۔ ہمیں صرف تمہارا ہی خیال تھا، ورنہ ہم اس کے معاملہ میں انتظار نہ کرتے۔ اب تم آ گئے ہو تو تم ہی کافی ہو۔ میں نے ان لوگوں کو لطائف الحیل سے ٹال دیا۔ اور میں نے نبی ﷺ کے بارے میں پوچھا۔ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ خدیجہؓ کے مکان میں ہیں۔ میں نے جا کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ آنحضرت ﷺ باہر تشریف لائے۔ میں نے کہا کہ اے محمد ﷺ! آپ اپنے خاندانی گھر سے اُٹھ گئے اور آپ نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا۔

خادم اہلسنت ... عبدالوحید الحنفی

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوبکرؓ! میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تمہاری طرف بھی اور تمام لوگوں کی طرف بھی۔ پس تم ایمان لاؤ۔

میں نے کہا: آپ ﷺ کے نبی ہونے کی دلیل کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: وہ شیخ جس سے تم نے یمن میں ملاقات کی تھی۔ میں نے کہا: یمن میں تو بہت سے شیخ ہیں، جن سے میں نے ملاقات کی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: وہ شیخ جس نے تمہیں اشعار سنائے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے میرے حبیب ﷺ! آپ سے کس نے یہ خبر بیان کی؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس بڑے فرشتے نے جو مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کے پاس بھی آتا تھا۔ میں نے عرض کیا: آپ ﷺ اپنا ہاتھ بیعت کے لئے بڑھایئے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ فرماتے تھے کہ پھر میں لوٹا اور میرے اسلام لانے کی وجہ سے جس قدر خوشی رسول اللہ ﷺ کو تھی، اس قدر خوشی مکہ میں کسی کو نہ تھی۔

(حوالہ: اُسد الغابہ فی معرفۃ صحابہؓ ج ۵ ص ۳۰۳ مصنف علامہ ابن اثیر جزری (المولود ۴ جمادی الاولیٰ ۵۵۵ھ مطابق ۲ مئی ۱۱۶۰ء، المتوفی شعبان ۶۳۰ھ مطابق مئی ۱۲۳۳ء، ناشر المیزان الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان)

یمن کے راہب سے مکالمہ اور صدیق اکبرؓ کا پہلے ایمان لانا

تاریخ ابن خلکان میں یہی واقعہ مؤرخ احمد بن محمد بن ابراہیم بن خلکان قاضی القضاۃ شمس الدین ابو العباس البرمکی الاربلی الشافعی (المولود ۶۰۸ھ المتوفی ۶۸۱ھ) اس طرح لکھتے ہیں:

حضرت ابوبکرؓ صدیق پہلے شخص ہیں جنہوں نے رسول کریم ﷺ سے آپ ﷺ کی نبوت پر دلیل طلب کی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ تجارت کے سلسلہ میں یمن میں تھے اور آپ کی عدم موجودگی میں حضرت نبی کریم ﷺ کو نبی بنایا گیا۔ حضرت ابوبکرؓ اپنے ساتھیوں کے ساتھ راستے میں ایک ڈیرے میں اُترے جس میں یمن کا ایک راہب تھا۔ راہب نے ان سے پوچھا: کیا تم میں کوئی خطیب ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ اور انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کی طرف اشارہ کیا۔ راہب نے آپ کو اکیلے ہی اپنے پاس بلایا اور آپ سے پوچھا: آپ کہاں سے آئے ہیں؟ ابوبکرؓ نے کہا: مکہ سے۔ راہب نے پوچھا: کیا وہاں کوئی مدعی نبوت ظاہر ہوا ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: نہیں۔ راہب نے کہا: میرے پاس ایک تصویر ہے۔ میں آپ کو دکھاتا ہوں۔ اگر آپ نے اس سے ملتے جلتے کسی شخص کو پہچانا تو مجھے بتانا۔ سو اس نے آپ کے سامنے وہ تصویر پیش کی تو آپ نے فرمایا: یہ ایک شخص کی تصویر ہے جو محمد (ﷺ) بن عبداللہ بن عبدالمطلب کے نام سے مشہور ہیں۔ راہب نے کہا: یہی وہ نبی ہیں جن کی دعوت دی گئی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں۔ یہ اپنے دشمنوں پر فتح پائیں گے اور ان کا دین (اسلام دوسرے) ادیان پر غالب آئے گا۔

حضرت ابوبکرؓ صدیق نے فرمایا: ہمیں تو ان کی یہ بات معلوم نہیں اور نہ انہوں نے دعویٰ کیا ہے اور نہ وہ علم میں مشہور ہیں اور نہ وہ اچھا لکھ سکتے ہیں

خدام اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

اور نہ انہوں نے یہود و نصاریٰ سے میل جول رکھا ہے۔ راہب نے کہا: یہ بعینہٖ وہی نبی (ﷺ) ہیں۔

اور بعض کا قول ہے کہ راہب نے حضرت ابوبکرؓ صدیق سے کہا: آپ ان (حضورﷺ) کے بعد ان کے دین کے ماننے والوں (یعنی مسلمانوں) پر خلیفہ ہوں گے۔ پس حضرت ابوبکرؓ صدیق راہب کے ہاں سے واپس آ گئے اور راہب نے جو کچھ آپ سے کہا، آپ نے اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو نہ بتایا۔

جب حضرت ابوبکرؓ صدیق مکہ واپس آئے تو آپ کی ماں سلمہ اُمّ الخیر نے اُن سے کہا: آپ کے دوست محمد (ﷺ) نے جو فرمایا ہے، آپ کو اس کی خبر ملی ہے؟ اُن کا خیال ہے کہ وہ نبی ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے نبی بنایا ہے اور انہیں اُن کی قوم کی طرف اور سب مخلوق کی طرف بھیجا ہے۔ آپ اپنی ماں سے پوچھا: وہ (حضورﷺ) کہاں ہیں؟ ماں نے کہا: کوہِ حراء میں۔

حضرت ابوبکرؓ صدیق جلدی سے پہاڑی کی طرف گئے اور حضورﷺ کو ایک غار میں دیکھا اور سلام کیا۔ کہنے لگے: مجھے خبر ملی ہے کہ آپ (ﷺ) نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا ہے۔ آپﷺ نے حضرت ابوبکرؓ صدیق سے فرمایا: میں مدعی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے آپﷺ سے پوچھا: آپﷺ کے صدق کی دلیل کیا ہے؟ آپﷺ نے فرمایا: کیا تم نے میرا کوئی جھوٹ دیکھا ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: قسم اللہ کی، نہیں

دیکھا۔ مگر یہ بات دلیل کے بغیر قبول نہیں کی جائے گی۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کی دلیل وہ بات ہے جو راہب نے تم نے بیان کی۔ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے کہا: اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ۔ اور میں اس بات میں آپ ﷺ کا پہلا پیروکار ہوں۔

(تاریخ ابن خلکان ج ۳ حصہ سوم ص ۴۸)

اسلام لانے سے قبل کا ایک اور واقعہ

(۲) عیسیٰ بن یزید سے روایت ہے: وہ کہتے تھے کہ ابوبکرؓ صدیق بیان کرتے تھے کہ میں ایک دِن کعبہ کے قریب بیٹھا ہوا تھا اور زید بن عمرو بن فضیل بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ امیہ بن ابی الصلت ان کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ اے طالب خیر! تمہارا کیا حال ہے؟ زید نے کہا: اچھا حال ہے۔ امیہ نے پوچھا کہ کیا تم اپنا مقصود پا گئے؟ زید نے کہا: نہیں۔ مگر جستجو میں ہوں اور یہ شعر پڑھا:

کل دین یوم القیامہ الا
ما قضی اللہ بہ والحنفیۃ بور

ترجمہ: سب دین قیامت کے روز سوائے اس کے جس کا اللہ نے حکم دیا ہو اور سوائے ملت حنفیہ کے ہلاک ہو جائیں گے۔

اچھا بتاؤ تو یہ نبی جن کا انتظار ہے، ہم میں سے ہوں گے یا تم میں سے یا اہل فلسطین سے؟ حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں: میں نے اس سے پہلے کبھی نہ سُنا تھا

کہ کسی نبی کا انتظار ہے یا وہ مبعوث ہوں گے۔اس کے بعد ورقہ بن نوفل کے پاس گیا۔ ان کی نظر کتب آسمانی میں زیادہ تھی اور ان کا دل بہت بولتا تھا۔ میں ان سے جا کے ملا اور سب حال ان سے جا کر بیان کیا۔ انہوں نے کہا: ہاں اے میرے بھتیجے! اہل کتاب اور علماء سب اس بات پر متفق ہیں کہ یہ نبی جس کا انتظار ہے عرب کے اعلیٰ خاندان سے ہوں گے۔ میں نسب سے واقف ہوں۔ تمہاری قوم عرب کے اعلیٰ خاندان میں سے ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کہتے تھے: میں نے کہا: اے چچا! نبی کیا بات کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جو اُن کو اللہ کی طرف سے حکم ملتا ہے، وہ بیان کرتے ہیں اور کبھی ظلم کی بات نہیں کہتے۔

چنانچہ جب نبی ﷺ مبعوث ہوئے تو میں آپ ﷺ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی۔ (حوالہ: حوالہ: أسد الغابہ فی معرفۃ صحابہؓ ج ۳ حصہ پنجم ص ۳۰۲)

اُس واقعہ میں زید بن عمر اور ورقہ بن نوفل کا ذکر ہے۔ ان کے بارے مولانا قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں:

"بعثت محمدی کے قریب عرب میں ایسے لوگ بھی موجود تھے جو علماء یہود و نصاریٰ سے بہت سی معلومات کا استفادہ کر چکے تھے اور دین جاہلیت کو چھوڑ کر یہ خبریں دیا کرتے تھے کہ عن قریب ایک رسول ظاہر ہونے والا ہے جو ابلیس اور اس کے لشکر پر غالب ہو گا۔ ان اشخاص میں عثمان بن حریث، عبید، زید بن عمرو اور ورقہ بن نوفل کے نام خصوصیت سے مشہور ہیں۔ زید بن عمرو جو حضرت عمرؓ فاروق کے چچا تھے، وہ بزرگوار ہیں جنہوں

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

نے رسول موعود کی تلاش میں دُور دُور سفر کیئے تھے اور آخر یہ معلوم کر کے کہ وہ مکہ میں پیدا ہوں گے، اسی مبارک انتظار میں رہ کر انتقال کر چکے تھے۔" (حوالہ: کتاب رحمت للعالمین ج۱ ص۵۳ مصنفہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری)

اسلام لانے سے قبل کا ایک اور واقعہ

امام ابن ابی شیبہ نے "المصنف" میں ابونعیم نے (دلائل النبوت میں) واحدی اور ثعلبی نے ابومیسرہ، عمرو بن شرجیل سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ جب اکیلا ہوتا ہوں تو میں کوئی آواز سنتا ہوں۔ قسم بخدا! مجھے اندیشہ ہے کہ کوئی اہم حادثہ واقع ہونے والا ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: معاذ اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو کسی پریشانی اور مصیبت میں گرفتار نہیں کرے گا۔ اللہ کی قسم آپ امانت دار ہیں۔ صلہ رحمی کرتے ہیں اور سچی بات کرتے ہیں۔

پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے جب کہ نبی کریم ﷺ گھر پر تشریف فرما نہ تھے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے حضور ﷺ کی (گذشتہ) گفتگو کا ذکر کیا اور کہا کہ تم محمد ﷺ کے ساتھ ورقہ بن نوفل کے پاس جاؤ۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ابوبکرؓ نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور کہا: ہمارے ساتھ ورقہ کے پاس چلیئے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: (ابوبکرؓ!) تجھے یہ ساری باتیں کس نے بتائی ہیں؟ حضرت

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

ابوبکرؓ نے عرض کیا: مجھے حضرت خدیجہؓ نے بتائی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ دونوں ورقہ کے پاس گئے اور سارا ماجرا بیان کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جب میں اکیلا ہوتا ہوں تو پیچھے سے ''یا محمد!، یا محمد!'' کی آواز سنتا ہوں۔ میں یہ سن کر اس جگہ سے بھاگ آتا ہوں۔ ورقہ بن نوفل نے کہا: آئندہ جب آپ کے پیچھے سے آواز آئے تو بھاگیں نہیں، ٹھہرے رہیں۔ حتیٰ کہ اس کی باتیں سنیں۔ پھر میرے پاس آکر مجھے بتائیں۔

پس جب آپ تنہا ہوئے تو یہ ندا آئی: اے محمد ﷺ! کہو: **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرٰطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرٰطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○** تک پڑھا اور کہا کہ کہو: **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ**۔

پس رسول اللہ ﷺ یہ سن کر ورقہ کے پاس آئے اور سب کچھ بتا دیا۔ ورقہ نے رسول اللہ ﷺ کو کہا: بشارت ہو! بشارت ہو! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی وہ ذات ہیں، جن کی (آمد) کی بشارت حضرت ابن مریم علیہ السلام نے دی تھی۔ اور آپ کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام والا فرشتہ آیا ہے اور آپ ﷺ بھیجے ہوئے نبی ہیں۔

(حوالہ: (۱) دلائل النبوت از ابونعیم اصفہانی ج۲ ص۱۵۸ مطبوعہ المکتبۃ العربیہ بملب بیروت ...... (۲) تفسیر درمنثور عربی از امام جلال الدین سیوطیؒ المولود ۸۴۹ھ المتوفی ۹۱۱ھ ...... (۳) تفسیر درمنثور مترجم اُردو ج۱ ص۲۸ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

عبدالوحید خادم اہلسنت حنفی

پہلے پہلے اظہارِ اسلام کرنے والے آٹھ مسلمان

علامہ ابن جریر طبری لکھتے ہیں: اس سلسلہ میں اسی راوی عروہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے حضرت زیدؓ بن حارثہ رسول اللہ ﷺ کے غلام اسلام لائے۔ حضرت علیؓ بن ابی طالب کے بعد وہ پہلے مرد ہیں، جو اسلام لائے اور نماز پڑھی۔ ان کے بعد حضرت ابوبکرؓ بن ابی قحافہ الصدیق اسلام لائے۔

مسلمان ہوتے ہی انہوں نے نہ صرف اسلام کا اعلان کیا بلکہ اللہ عز و جل اور اس کے رسول ﷺ کی طرف دعوت دینے لگے۔ حضرت ابوبکرؓ اپنی قوم میں مقبول اور محبوب تھے۔ نرم مزاج تھے۔ قریش میں سب سے زیادہ ذی نسب تھے اور ان کے نسب اور اس کی برائی بھلائی سے سب سے زیادہ واقف تھے۔ تجارت کرتے تھے۔ بااخلاق اور مشہور آدمی تھے۔ ان کی تمام قوم والے ان کے علم، تجارت اور حسن محبت کی وجہ سے ان کے پاس آیا کرتے تھے۔ اور ان سے الفت رکھتے تھے۔ اسلام لانے کے بعد انہوں نے اپنی قوم کے ان افراد کو جن پر ان کو بھروسہ تھا اور جو ان کے پاس آ کر شریک مجلس ہوتے تھے، اسلام کی دعوت دینا شروع کی۔ چنانچہ جیسا کہ ہمیں روایت پہنچی ہے:

(۴) حضرت عثمانؓ بن عفان، (۵) حضرت زبیرؓ بن العوام

(۶) حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف (۷) حضرت سعدؓ بن ابی وقاص

(۸) حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ ان کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے اور

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

جب انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کی دعوت قبول کر لی تو وہ ان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے اور یہ باقاعدہ اسلام لے آئے اور نماز پڑھی۔

یہ آٹھ وہ ہیں جو اوّل اوّل اسلام لائے، نماز پڑھی، رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کی اور جو پیام اللہ کی جانب سے رسول اللہ ﷺ لائے تھے، اس پر ایمان لائے تھے۔ اس کے بعد متواتر بہت سے لوگ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ ان میں مرد اور عورتیں دونوں شریک تھے۔ ہوتے ہوتے اسلام کا چرچا تمام مکہ میں ہو گیا اور لوگ اس کے متعلق گفتگو کرنے لگے۔

(تاریخ طبری ج ۲ حصہ اول ص ۶۹)

حضرت خبابؓ بن الارت

حضرت خبابؓ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اسلام کی طرف سب سے پہلے سبقت کی۔ ابن مندہ اور نعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ عتبہ بن غزوان کے غلام تھے۔ یہ خبابؓ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ کے راستہ میں سخت تکلیفیں دی جاتی تھیں۔ اسلام لانے والے (غلاموں میں) یہ چھٹے شخص ہیں۔

مجاہد نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جن لوگوں نے اسلام کو ظاہر کیا، وہ یہ ہیں: رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت خبابؓ، حضرت صہیبؓ رومی، حضرت بلالؓ حبشی، حضرت عمارؓ بن یاسر اور ان کی والدہ حضرت سمیہؓ۔

(أسد الغابہ فی تمیز الصحابہؓ ج ۳ ص ۶۶۶)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص ایک قول کے مطابق چھ آدمیوں کے بعد مسلمان ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر سترہ سال تھی۔

(اُسد الغابہ فی تمیز الصحابہؓ ج ۱ حصہ چہارم ص ۹۰۵)

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف

یہ واقعہ فیل کے دس برس بعد پیدا ہوئے۔ یہ اُن آٹھ شخصوں میں سے ہیں، جو سب سے پہلے ایمان لائے اور ان پانچ شخصوں میں سے ہیں جو حضرت ابوبکرؓ صدیق کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔

(اُسد الغابہ فی تمیز الصحابہؓ ج ۲ حصہ ہشتم ص ۴۳۶)

خادم اہل سنت عبدالوحید الحنفی

حضرت عثمانؓ بن عفان

یہ اسلام لانے والوں میں چوتھے شخص ہیں۔

(اُسد الغابہ فی تمیز الصحابہؓ ج ۲ حصہ ہشتم ص ۵۱۶)

حضرت عثمانؓ بن مظعون

ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ عثمانؓ بن مظعون تیرہ آدمیوں کے بعد اسلام لائے تھے۔

(اُسد الغابہ فی تمیز الصحابہؓ ج ۲ حصہ ہشتم ص ۵۲۷)

حضرت صہیبؓ بن سنان رومی

حضرت صہیبؓ بن سنان نے تیس سے کچھ زائد آدمیوں کے بعد اسلام قبول کیا۔ (أسد الغابہ فی تمیز الصحابہؓ ج۲ حصہ ہشتم ص۶۳۰)

حضرت سعیدؓ بن زید

حضرت عمر فاروقؓ کے بہنوئی تھے۔ یہ اور ان کی زوجہ فاطمہؓ بنت خطاب ان دس آدمیوں میں شامل ہیں جو اول اول اسلام لائے۔

(أسد الغابہ فی تمیز الصحابہؓ ج۳ حصہ ۱۱ ص۹۰۲)

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

حضرت نعیمؓ بن عبداللہ النحام

قدیم الاسلام لوگوں میں سے تھے۔ ایک روایت کے مطابق وہ گیارھویں مسلمان تھے۔ اور ایک دوسری روایت کی رو سے انتالیسویں مسلمان تھے۔

(أسد الغابہ فی تمیز الصحابہؓ ج۳ حصہ ۱۱ ص۳۱۰)

حضرت اسماءؓ بنت ابی بکرؓ صدیق

بقول ابونعیم وہ ہجرت سے ۲۷ برس قبل پیدا ہوئیں۔ ان کی پیدائش کے وقت حضرت ابوبکرؓ صدیق کی عمر ۲۰ برس سے کچھ اوپر تھی۔ جناب اسماء بنت ابوبکرؓ صدیق ۱۷ آدمیوں کے بعد ایمان لائیں۔ (أسد الغابہ فی تمیز الصحابہؓ ج۳ حصہ ۱۱ ص۷۵۴)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں کا ایمان لانا

سیرت ابن ہشام میں ہے: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نبوت عطا فرمائی تو آپ پر حضرت خدیجہؓ اور آپ کی بیٹیاں ایمان لائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی۔ اور اس بات کی گواہی دی کہ جو چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں، وہ سچ ہے اور ان سب نے آپ ہی کا دین اختیار کر لیا۔

(سیرت ابن ہشام ج ۲ ص ۱۶۴)

حضرت زینبؓ بدر کے بعد ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئیں۔

(سیرت ابن ہشام ج ۲ ص ۱۶۴، تاریخ طبری)

خادم اہلسنّت حافظ عبد الوحید الحنفی

حضرت عمرؓ بن الخطاب

بعضوں نے کہا ہے کہ ۳۹ مردوں اور ۲۰ عورتوں کے بعد اسلام لائے۔ پس ان کے اسلام لانے سے مردوں کی تعداد چالیس پوری ہو گئی۔

(اُسد الغابہ فی تمیز الصحابہؓ ج ۲ حصہ ہشتم ص ۶۴۰)

جب روئے زمین پر مسلمانوں کی تعداد ۳۸ ہو گئی

البدایہ و النہایہ میں حافظ ابن کثیر محدث لکھتے ہیں: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ ایک جگہ جمع ہوئے تو اس وقت کی ان کی تعداد اڑتیس (۳۸) تھی۔ حضرت ابو بکرؓ صدیق نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان سب کی طرف سے جس میں وہ خود بھی شامل تھے، اظہارِ اسلام کی اجازت طلب کی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ہم لوگوں کی تعداد ابھی بہت تھوڑی ہے۔ جب حضرت ابوبکرؓ صدیق نے آپ ﷺ سے دوبارہ وہی درخواست کی تو آپ ﷺ نے اس کی اجازت دے دی۔

چنانچہ وہ سب لوگ جو اس وقت مسلمان ہو چکے تھے، دس دس کی تعداد میں بٹ کر مسجد کے مختلف گوشوں میں بیٹھ گئے۔ اس کے بعد ان کے درمیان میں حضرت ابوبکرؓ کھڑے ہو کر تقریر کرنے لگے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ آپؓ کے قریب بیٹھے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ اس طرح مسلمانوں میں پہلے شخص تھے، جنہوں نے پہلی بار ان کے سامنے تقریر کی۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف بلایا اور انہیں اسلام کی دعوت دی۔

حضرت ابوبکرؓ صدیق کی تقریر سنتے ہی کفار نے ہر طرف سے آ کر مسلمانوں پر حملہ کر دیا اور انہیں شدید ضربات پہنچائیں۔ سب سے زیادہ چوٹیں حضرت ابوبکرؓ صدیق کو آئیں۔ انہیں فاسق و فاجر عتبہ بن ربیعہ نے اپنے جوتوں کی ایڑیوں سے زد و کوب کیا تھا اور اس سے آپؓ کے چہرے پر اتنی ضربات آئی تھیں کہ ان کی شکل پہچاننا مشکل تھی۔ عتبہ بن ربیعہ آپ کے پیٹ پر ضربیں لگا رہا تھا کہ وہاں بنو تمیم انہیں بچانے کے لئے آ گئے تو ان حملہ آوروں نے ان پر بھی حملہ کر دیا۔ تاہم بنو تمیم کے کچھ لوگوں نے کسی نہ کسی طرح حضرت ابوبکرؓ صدیق کو کسی چادر میں لپیٹ کر ان کے گھر پہنچا دیا۔ کسی کو ان کے جانبر ہونے کی اُمید نہ تھی،

حتیٰ کہ ان کی بے ہوشی کو وفات سمجھ لیا گیا تھا۔ بنو تمیم کے ان لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ کے گھر سے واپس آ کر مسجد حرام میں اعلان کیا کہ عتبہ بن ربیعہ نے حضرت ابوبکرؓ کو قتل کر دیا ہے۔ اس کے بعد شام ہوتے ہوتے وہ پھر حضرت ابوبکرؓ کے مکان پر دریافت حال کے لئے پہنچے تو دیکھا کہ آپ کی سانس چل رہی ہے۔ انہوں نے اپنی زبانوں سے حضرت ابوبکرؓ کے جسم کو چاٹنا شروع کر دیا اور اسی طرح ان کا پورا جسم صاف کر دیا۔

اس کے بعد جب حضرت ابوبکرؓ نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں اور آپ کے ہونٹوں کو جنبش ہوئی تو سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ کے منہ سے یہ الفاظ نکلے: رسول اللہ ﷺ تو خیریت سے ہیں؟ پھر آپ نے ان لوگوں سے دوبارہ یہی سوال کیا۔ جب ان لوگوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ خیریت سے ہیں تو آپ نے اطمینان سے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں۔

ان لوگوں نے آپ کی والدہؓ سے کہا کہ انہیں کھانے پینے کے لئے تھوڑا تھوڑا کچھ دیا جائے اور پھر وہ وہاں سے چلے گئے۔ جب وہ سب لوگ جا چکے اور آپ کی والدہ تنہا رہ گئیں تو آپؓ نے ان سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کیسے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ یہ سن کر آپ نے ان سے کہا: آپ حضرت اُمّ جمیلؓ بنت خطاب سے جا کر آپ ﷺ کی خیریت دریافت کیجیے۔ جب آپ کی والدہ حضرت برّہؓ، اُمّ جمیلؓ بنت

عبدالوحید الحنفی خادم اہلسنت

خطاب کے پاس پہنچیں اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں دریافت کیا۔ تو وہ بولیں: میں آپ کے بیٹے کے حال کو نہیں جانتی، محمد بن عبداللہ ﷺ کے حال کے بارے میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ آپ فرمائیں تو میں آپ کے بیٹے کے پاس چل سکتی ہوں۔

چنانچہ حضرت اُم جمیلؓ بنت خطاب حضرت ابوبکرؓ کی والدہ کے ہمراہ ان کے گھر پہنچیں تو حضرت ابوبکرؓ کا حال دیکھ کر بہت متاثر ہوئیں۔ اور انہوں نے وعدہ کیا کہ میں کسی طرح سے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں دریافت کر کے انہیں آ کر بتا جاؤں گی۔ لیکن اس کے باوجود اب حضرت ابوبکرؓ کی یہ دُھن ہوگئی کہ وہ جب تک رسول اللہ ﷺ کو خود نہ دیکھ لیں گے، پانی کا ایک قطرہ تک نہیں پئیں گے۔ حالانکہ حضرت اُمّ جمیل نے دریافت حال کے بعد انہیں بتا دیا تھا کہ آپ ﷺ خیریت سے ہیں۔

حضرت اُمّ جمیلؓ نے یہ بھی کہا کہ جن بدکار لوگوں نے آپ کو اس درجہ زد و کوب کیا تھا، اللہ تعالیٰ آپ کا بدلہ ان سے لے گا۔ لیکن انہوں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ اس وقت کہاں ہیں؟ حضرت اُمّ جمیلؓ نے کہا: آپ ﷺ اس وقت حضرت ابن ارقمؓ کے مکان میں ہیں اور آپ ﷺ کے سب ساتھی (صحابہؓ) بھی وہیں ہیں۔ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ نے پھر وہی کہا جو پہلے بھی بار بار کہہ چکے تھے۔ یعنی آپ اس وقت کچھ کھائیں گے نہ پئیں گے جب تک

رسول اللہ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں گے۔ چنانچہ انہیں کسی نہ کسی طرح حضرت ابن ارقمؓ کے مکان پر لے جایا گیا۔ ان کی حالت دیکھ کر دوسروں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ بھی آب دیدہ ہو گئے اور آنسو گرنے لگے۔

حضرت ابوبکرؓ بولے: حضور ﷺ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، مجھے اپنا کچھ ملال نہیں۔ مجھے صدمہ اس بات کا تھا کہ وہ لوگ میرے منہ پر آپ ﷺ کو بُرا بھلا کہہ رہے تھے۔ اس کے بعد دَم لے کر انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یہ میری والدہ حضرت برّہؓ ہیں۔ آپ ﷺ انہیں اسلام کی دعوت دیجیے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمایئے کہ وہ انہیں آتش جہنم سے نجات دے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کی والدہ کو جب اسلام کی دعوت دی تو وہ فوراً مسلمان ہو گئیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اور دوسرے مسلمانوں نے جو وہاں موجود تھے، دونوں ماں بیٹے کے حق میں دُعائے خیر کی۔

حضرت حمزہؓ کے اسلام لانے سے مسلمانوں کی تعداد ۳۹ ہو گئی

اس واقعہ کے بعد رسول اللہ ﷺ حضرت ابن ارقمؓ کے مکان میں ایک مہینے تک ٹھہرے رہے۔ آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ اسی روز مسلمان ہو گئے، جس روز حضرت ابوبکرؓ کو قریب قریب ہلاکت کی حد تک زدوکوب کیا گیا تھا۔

☆☆☆☆

حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے مسلمانوں کی تعداد ۴۰ ہوگئی

حضرت رسول کریم ﷺ نے حضرت عمرؓ یا ابوجہل دونوں میں سے کسی ایک کے مسلمان ہونے کی اللہ تعالیٰ دُعا فرمائی۔ حضرت عمرؓ کو بدھ کے روز اسلام کی دعوت دی گئی، لیکن وہ جمعرات کے دن مسلمان ہوئے۔

جب وہ مسلمان ہوئے تو رسول اللہ ﷺ اور اہل بیت یعنی ان لوگوں نے جو حضرت ابن ارقمؓ کے مکان میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے، نعرہ تکبیر بلند کیا جو مکہ میں دُور دُور تک سُنائی دیا۔ بلکہ مکہ کے قرب و جوار کی پہاڑیوں تک اس کی صدائے بازگشت سُنائی دی۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

حضرت عمرؓ کی اسلام لانے کے بعد طوافِ کعبہ کے لئے روانگی

اور اسی وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم اپنے دین کو چھپاتے ہیں حالانکہ ہم حق پر ہیں۔ جب کہ کافر اپنے دینی عقائد کا علی الاعلان اظہار کرتے ہیں، حالانکہ ان کا مذہب سراسر باطل ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم تعداد میں تھوڑے ہیں۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ انہوں نے ہمیں کتنی تکلیف پہنچائی ہے؟ حضرت عمرؓ نے اس کے جواب میں عرض کیا: اللہ جس کا دین ہم نے قبول کیا ہے، کیا ہماری مدد نہیں کرے گا؟ ہم اس مجلس کفر میں جو ان شاء اللہ باقی رہنے والی نہیں ہے، آخر

کب تک اس طرح خاموش بیٹھے رہیں گے؟ آپ ﷺ بھی اپنے دین حق کا اظہار فرمائیے۔

یہ کہہ کر حضرت عمرؓ اُٹھے اور جا کر خانہ کعبہ کا طواف کرنے لگے۔ جہاں ان سے ابوجہل کی مڈبھیڑ ہوگئی۔ وہ بولا: اے عمرؓ! کیا تم بھی اس شخص (رسول اللہ ﷺ) کو برحق سمجھ کر مسلمان ہو گئے ہو؟ یہ سُن کر حضرت عمرؓ نے باآواز بلند فرمایا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ.

ان کی زبان سے یہ کلمہ شہادت سُن کر کافران کی طرف حملہ کے ارادے سے بڑھے، جن میں عتبہ سب سے آگے تھا۔ حضرت عمرؓ نے پہلے اس کے سر پر ایک بھاری ضرب لگائی اور پھر اس کی آنکھوں میں اپنی دونوں اُنگلیاں گاڑ دیں۔ وہ چیخ کر پیچھے ہٹا تو حضرت عمرؓ بولے: جو شخص اسے بچانے کے لئے آگے بڑھا، میں فوراً اس کی گردن اُڑا دوں گا۔ یہ دیکھ کر لوگ سہم کر پیچھے ہٹ گئے اور بے بسی سے عتبہ کو تڑپتا دیکھتے رہے۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ ہر مجلس میں اپنے اسلام کا کھل کر اظہار کرنے لگے۔

☆☆☆☆

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

رسولِ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہمراہ حضرت عمرؓ اور مسلمانوں کا طوافِ کعبہ

پھر جب حضرت عمرؓ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سب کے سامنے بطورِ اظہارِ حق اپنی زبان سے وہی کلمات ادا کئے۔ اس کے بعد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، اب میں جہاں اور جس مجلس میں جاتا ہوں، وہاں اپنے مذہب کا اظہار کئے بغیر نہیں رہتا اور میں اس کا اظہار کسی خوف وخطر کے بغیر کرتا ہوں۔

حضرت عمرؓ کی زبان سے یہ سنتے ہی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس طرح حضرت ابن ارقمؓ کے مکان سے باہر آئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے آگے حضرت عمرؓ اور آپ کے چچا حضرت حمزہؓ تھے اور پیچھے دوسرے مسلمان تھے۔ وہاں سے آگے بڑھ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور پھر کھلم کھلا نماز پڑھی۔ وہاں سے لوٹ کر بھی پہلے حضرت عمرؓ (احتیاطاً) حضرت ابن ارقمؓ کے مکان میں داخل ہوئے اور ان کے بعد آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اندر تشریف لے گئے۔ بہت سی روایات ان واقعات کی تصدیق کرتی ہیں۔ (البدایہ والنہایہ ج۳ ص ۶۵ تا ۶۸)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ ۳۹ مردوں اور عورتوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ اسلام لائے تو وہ چالیس (۴۰) آدمی ہو گئے۔ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان لے کر نازل ہوئے:

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

ترجمہ: اے نبی ﷺ! آپ کو اللہ تعالیٰ اور مومنین کافی ہیں۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہؓ ج۷ ص۲۴۲)

نوٹ: ۶۶۸۱ صحابہ کرامؓ اور ۱۰۲۳ صحابیاتؓ کے حالات زندگی کا تذکرہ ''اُسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہؓ'' جلد اوّل، دوم اور سوم (مؤلفہ علامہ عز الدین بن الاثیر، ترجمہ مولانا عبد الشکور لکھنوی، مطبوعہ المیزان ناشران تاجران کتب، الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور) میں مفصل درج ہیں۔ نیز ''اشاعت اسلام'' مؤلفہ حبیب الرحمٰن لدھیانوی اور ''حیات الصحابہؓ'' مولفہ مولانا محمد یوسف دہلویؒ ملاحظہ فرمائیں۔

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّهٖ دَائِمًا وَّ سَرْمَدًا

خادم اہل سنت عبد الوحید الحنفی

اوڈھروال تحصیل و ضلع چکوال (پاکستان)

یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ مطابق ۴/ اپریل ۲۰۱۱ء

☆☆☆☆

ڈیزائننگ ✿ کمپوزنگ ✿ سکیننگ ✿ پرنٹنگ ✿ بک بائنڈنگ

اسلامی کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات کے لئے رجوع کریں

النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ، پنوال روڈ چکوال zedemm@yahoo.com,0334-8706701

تاریخ اسلام...... غزوات اور جنگوں پر ہماری کتابیں

خود بھی پڑھیے اور دوسروں کو پڑھنے کی دعوت دیجیے

حصہ اول...... کتب تاریخ کی حقیقت

حصہ دوم...... دُنیا میں اسلام کیسے پھیلا؟

حصہ سوم...... مہاجرین وانصار صحابہؓ

حصہ چہارم...... دُنیا میں اسلام کیسے پھیلا؟

حصہ پنجم و ششم...... دُنیا میں اسلام کیسے پھیلا؟

چکوال
0334-8706701
0543-421803